www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر قاری احمد میاں تھانوی

حکیم الأمت مولانا اَشرف علی تھانوی رحمہ اللہ اور علم تجوید وقراءت

دارالموطا کراچی کی طرف سے شائع شدہ پمفلٹ میں علم قراءات کے حوالے سے یہ تاثر دیا گیا ہے کہ دیوبندی حضرات، بالخصوص حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ قراءات کے سلسلہ میں مختلف رائے رکھتے ہیں۔ شیخ القراء جناب ڈاکٹر قاری احمد میاں تھانوی، جو حضرت اشرف علی تھانوی کی ُنواسے اور رشد کی مجلس مشاورت میں شامل ہیں، نے اس حوالے سے اپنی ذمہ داری محسوس کی اور شفقت فرماتے ہوئے حضرت حکیم الامت کی قراءات سبعہ وعشرہ سے متعلق صریح رائے کیا تھی؟ جہاں تک علماء دیوبند کی قراءات قرآنیہ سے متعلق رائے کا تعلق ہے تو اس کے لئے رشد قراءات نمبر۲ میں دیوبند مکتبہ فکر کے نمائندہ اداروں اور فاضل شخصیات کے فتاوی کا ضرور جائزہ لینا چاہیے۔ خصوصا حالیہ شمارہ میں دار العلوم دیوبند ہندوستان، دار العلوم کراچی اور جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کا فتویٰ بھی لائق مطالعہ ہے۔ [ادارہ]

حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ ایک ایسی ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے کہ جنھوں نے تمام علوم دینیہ پر اپنی مستند تحقیقات، تصنیفات کا بہت بڑا ذخیرہ اُمت کی اِصلاح وتربیت کے لیے مرتب فرمایا۔ حکیم الامت نے علوم القرآن والتفسیر پر بھی گراں قدر تحقیقی وعلمی کام سرانجام دیا آپ کی تصانیف میں تفسیر بین القرآن جامعیت، نافعیت اور اِنفرادیت کے اعتبار سے بے نظیر اور بے مثال ہے۔

علم التجوید پر آپ کے رسائل میں جمال القرآن تو گذشتہ ایک صدی سے برصغیر کے تمام دینی مدارس کے نصاب تجوید کا اَہم حصہ قرار دیا جاتا ہے یہ ایک ایسا جامع رسالہ ہے جو علم التجوید کی بنیادی مباحث کا اِحاطہ کیے ہوئے ہے۔ ۴۸ صفحات پر مشتمل اِس رسالہ کے مضامین کو چودہ لمعات میں تقسیم کیا گیا ہے جس میں قواعدِ تجوید کے ساتھ ساتھ علم الوقف و علم الرسم پر بھی اِختصار کے ساتھ کلام کیا گیا ہے۔

حضرت نے ایک عربی رسالہ حقیقت التجوید اور ھدیۃ الوحید کے مضامین سے اپنے اس رسالہ کو مرتب فرمایا ہے۔ ۱۳۳۳ھ سے آج تک اس رسالہ کی بیسیوں شروح لکھی جاچکی ہیں۔ اس کے اِختصار اور جامعیت کی وجہ سے اس کو ایک بہترین متن کا درجہ حاصل ہے۔ ہر زمانہ میں اَساتذہ تجوید نے اس کی توضیح وتشریح کے لیے قلم اٹھایا ہے۔ سب سے پہلے تھانہ بھون کے قاری محمد یامین صاحب نے اِس پر حاشیہ لکھا پھر تو یہ سلسلہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا تا آنکہ قاری محمد طاہر رحیمی مہاجر مدنی نے ایک مفصل شرح کمال الفرقان شرح جمال القرآن مرتب فرمائی۔ یہ ایک ضخیم شرح ہے جس میں تجوید کے تمام مضامین پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ جمال القرآن اُردو میں لکھا جانے والا

☆ نائب مہتمم دار العلوم الاسلامیہ، لاہور، رئیس لجنۃ تصحیح المصاحف محکمہ اَوقاف پاکستان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا رسالہ ہے جس کے تراجم برصغیر کی بہت سی زبانوں میں کیے گئے ۔ ہندی، بنگالی، گجراتی کے علاوہ عربی، فارسی میں بھی اِس کے مضامین کو منتقل کیا گیا ہے۔آج پاکستان، ہندوستان کا شاید ہی کوئی ایک بھی قاری ایسا نہ ہوگا جس نے جمال القرآن سے استفادہ نہ کیا ہو۔

مولانا تھانوی رحمہ اللہ نے مدرسۂ صولتیہ مکہ مکرمہ کے طلباء کے لیے ایک منظوم رسالہ تجوید القرآن مرتب فرمایا جو سات اَبواب پر مشتمل ہے اس میں ۱۲۰۰/اشعار ہیں اس رسالہ میں مولانا تھانوی رحمہ اللہ نے بڑے خوبصورت اَنداز میں تجوید کے تمام قواعد مخارج وصفات ترقیق تفخیم اِظہار اِدغام کا تذکرہ نہایت عمدہ پیرایہ میں کیا ہے اور اَبواب کو مزید وضاحت کے لیے فصول میں تقسیم کیا ہے۔رسالہ تجوید القرآن ایک مختصر حاشیہ حضرت قاری محبّ الدین بن قاری ضیاء الدین الہ آبادی رحمہ اللہ نے مرتب فرمایا ہے۔ رسالہ کے شروع میں مولانا محمد سعید کیرانوی نے اس رِسالہ کی اہمیت پر ایک مختصر نوٹ لکھا ہے۔

۱۹۸۵ء میں استاذی حضرت قاری اِظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ نے اس منظومہ پر ایک مفصل حاشیہ مرتب فرمایا جوکہ مجموعۂ نادرہ کے نام سے قراءات اکیڈمی نے شائع کیا۔

مدرسہ امداد العلوم تھانہ بھون کے طلباء کے لئے ۱۳۱۹ھ میں حضرت تھانوی نے ایک منظوم رسالہ یادگارِ حق القرآن مرتب فرمایا۔۱۶۳/اَشعار پر مشتمل اس رسالہ میں تجوید کے مختصر قواعد بیان فرمائے ہیں اس رسالہ پر بھی قاری محبّ الدین صاحب الہٰ آبادی رحمہ اللہ کا مختصر حاشیہ موجود ہے۔ بعداَزاں حضرت قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ نے ایک مفصل حاشیہ اس رسالہ پر مرتب فرمایا ہے۔

قراءاتِ سبعہ کی تعلیم مولانا تھانوی رحمہ اللہ نے مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ میں قاری عبداللہ مکی الہٰ آبادی سے حاصل کی جو کہ شیخ ابراہیم سعد مصری کے تلمیذ ہیں اور انہوں نے شیخ حسن بدیر الجریسی سے قراءت کی تکمیل کی ہے اور الجریسی امام القراءات الشیخ احمد محمود التولی کے ممتاز تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں۔مولانا تھانوی رحمہ اللہ نے قراءاتِ سبعہ کے تعلیم وتعلم کو آسان بنانے کے لیے ایک نہایت جامع مختصر رسالہ تنشیط الطبع فی إجراء السبع مرتب فرمایا۔اس رسالہ میں قراءاتِ سبعہ کے بارے میں سادہ اور آسان انداز میں نہایت قیمتی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ زمانہ قدیم میں اجراءِ قراءات کے لیے کوئی آسان رسالہ اُردو میں موجود نہ تھا۔طلباء قراءات کو جمع الجمع میں اجراء کے لیے بہت مشکل پیش آتی تھی۔حکیم الامت نے طلباء کی آسانی کے لیے جمع الجمع میں قراءِ سبعہ کی تمام وجوہ قراءات کو ترتیب سے لکھ دیا ہے۔ سب سے پہلے امام قالون کی پہلی وجہ لکھتے ہیں اس میں آنے والے اِختلاف کی نشاندہی کلمہ قرآنی کے اوپر کرتے ہیں اور کلمہ قرآنی کے نیچے ان قراء کا ذکر کرتے ہیں جن کا اختلاف ہوتا ہے۔آخری خانہ میں ان قراء کا ذکر فرماتے ہیں جو اس وجہ سے موافق ہوتے ہیں۔

اِس طرح حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی ابتدائی ۴۶ آیات کی تمام وجوہ مرتب فرمائیں۔اس کتاب پر حضرت استاذی قاری اظہار احمد صاحب تھانوی رحمہ اللہ نے ایک مفصل حاشیہ تحریر فرمایا اور مزید بہت سے فوائد کو شامل فرما دیا بعدازاں عزیز القدر قاری نجم الصبیح تھانوی نے اس ترتیب پر پوری سورۂ بقرہ مکمل کردی اس رسالہ کی وجہ سے طلباءِ قراءات کو اجراءِ قراءات میں بہت سہولت ہوگئی۔حکیم الامت رحمہ اللہ نے اس رسالہ کو سات

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصول، خطبہ وتمہید، تتمہ کے ساتھ مکمل کیا۔

اِجراءِ قراءات میں امام ورش رحمہ اللہ کے لیے جب مد بدل اور مدلین جمع ہوجائیں تو کئی وجوہ بن جاتی ہیں۔ حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے ان وجوہ ورش کا مکمل نقشہ کتاب میں شامل کیا ہے اور حاشیہ میں قاری اظہار احمد صاحب تھانوی رحمہ اللہ نے ان نقشوں کے ذریعہ تمام وجوہ جائز وغیر جائز کو واضح کردیا ہے۔ ایک اور مستقل رسالہ وجوہ المثانی مع توجیہ الکلمات والمعانی کے نام سے مرتب فرمایا جسے بعد میں اپنی کتاب تفسیر بیان القرآن کے ساتھ شامل کردیا۔ یہ رسالہ عربی میں ہے اور اس کے بارے میں خود حکیم الامت فرماتے ہیں۔ میرے دل میں یہ خیال آیا کہ میں ایسا مختصر رسالہ لکھوں جو سبعہ قراءاتِ متواترہ کے لیے کافی ہو۔ اس کے معنی اور اعراب ہوں۔ کیونکہ ہندوستان میں کتب اس فن سے خالی ہیں۔ میں اللہ پر توکل کرکے وجوہات کا ذکر کروں گا اور قراءات کی ان توجیہات کا بھی ذکر کروں گا جو ان کے پیشِ نظر تھیں نیز صرف ونحو اور تفسیر کی توجیہات بھی ذکر کروں گا۔

اس رسالہ کا مآخذ تفسیر روح المعاني اور کتاب المکرر في القراءات ہیں۔ اِس رسالہ میں حکیم الامت نے نہایت اِختصار کے ساتھ قراءات کی توجیہ بیان فرمائی ہیں۔ اس رسالہ کو دیکھ کر مولانا کی اس فن سے گہری دلچسپی اور فن قراءات پر مہارت تامہ کا اِحساس ہوتا ہے۔

علوم القرآن پر حکیم الامت کی دیگر بہت سی تصانیف ہیں مثلاً سبق الغایات فی نسق الآیات، أدب القرآن الکریم، رفع الخلاف في حکم الأوقاف اور بھی بہت سے رسائل ہیں جن کی تفصیل کے لیے حکیم الامت کی تصانیف کی فہرست دیکھی جا سکتی ہے۔

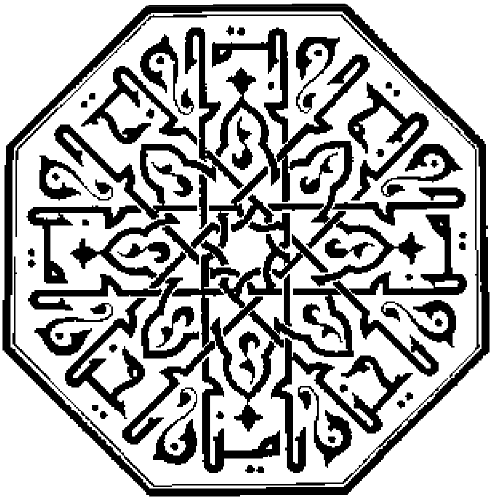

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ